مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، لوڈو کھیلنا جائز ہے یا نہیں؟ لوڈو کھیلنا کس صورت میں جائز نہیں ہے اور کس صورت میں جائز ہے؟ برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ فی نفسہ لڈو کھیلنا تو جائز ہے، تاہم اگر ہار جیت میں لین دین کی شرط کے ساتھ لوڈو کھیلی جائے، تو جوا ہونے کی وجہ سے قطعاً حرام ہے اور اگر ہار جیت کی شرط نہ ہو اور تفریح طبع کے لئے کھیلی جائے تو جائز ہے، تاہم اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اِس میں اتنا انہماک نہ ہو کہ نماز اور دیگر فرائض میں خلل پڑنے لگے۔ لیکن اگر ایسا معاملہ ہو کہ کوئی شخص اس کھیل (لڈو) میں ایسا منہمک ہو جاتا ہو کہ وہ نماز اور دیگر فرائض سے غافل ہو جائے تو ایسے شخص کو مطلقاً منع کیا جائے گا۔

١. قال الله تعالى: {يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ} [المائدة: ٩٠]
٢. عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه أن نبي الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الخمر والميسر۔ (سنن أبي داؤد ٢،٥١٩)
٣. وسمي القمار قمارًا؛ لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد من مال صاحبه، وهو حرام بالنص۔ (شامي ٩،٥٧٧-٥٧٨ زكريا)
٤. وحاصل الكلام أن ترويح القلب وتفريحه، وكذا تمرين البدن من الارتفاقات المباحة والمصالح البشرية التي لا تمنعها الشريعة السمحة برأسها، نعم تمنع الغلو والإنهماك فيها بحيث يضر بالمعاش أو المعاد۔ (أحكام القرآن للتهانوي ٥،١٢٢، تكملة فتح الملهم ٤،٤٣٤ مكتبة دار العلوم كراچی)
٥. ما شهدت التجربة بأن ضرره أعظم من نفعه، ومفاسده أغلب على منافعه، وأنه من اشتغل بها، ألهاه عن ذكر الله وحده عن الصلوات والمساجد التحق ذلک بالمنهي عنه لاشتراک العلة، فكان حراما أو مكروها۔ (أحكام القرآن ٥،١٢٦، تكملة فتح الملهم ٤،٤٣٥)والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۲/ربیع الاوّل/۱۴۴۵ھ

2023/09/19ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح
وشرانت رفیق
۲۰۲۳
۳ ربیع الاوّل ۱۴۴۵ھ